قادیانیت (انگریزی) از علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ
قادیانیت (انگریزی) از علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ
مترجم۔ مسعود الرحمٰن
فیصل آباد

قادیانی عقائد (باب نمبر ۵)

قادیانیت ان چند بوگس (Bogus) اور باطل مذاہب میں سے ایک ہے کہ جن کے وجود کا مقصد ہی مسلم قوت کو منتشر' اسلام کی فطری آفاقیت کو بے اثر اور اس کی پر حکمت تعلیمات کو خفیہ انداز سے زنگ آلود اور نیست و نابود کرنا تھا۔ پوری کائنات پر تاریخ اور تجربے سے یہ بات آشکار ہو چکی تھی کہ جب بھی کسی مخالف نے میدان جنگ میں اسلام کے پروانوں کو للکارا تو اسے عظمت اسلام کے سامنے فقط کف صد افسوس ہی کا نوحہ الاپنا پڑا تھا جبکہ اس کے مقابل آفتاب اسلام اور زیادہ آب و تاب سے دمکنے لگتا تھا۔ اول اول یہود و نصاریٰ اور مشرکین مکہ اپنے تمام تر افرادی اور مالی وسائل بروئے کار لا کر اہل دنیا کی نظر میں اسلام کے اجلے پیرہن کو داغدار کرنے اور اس کی عظمت کو قدر و منزلت کی رفعتوں سے ذلت و ظلمت کی اتھاہ گہرائیوں میں گرانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے لیکن اسلام کی پرشکوہ رفعتوں اور بلندیوں کے سامنے ان کی ایک نہ چل سکی اور وہ حسرت و یاس کی آگ میں جھلستے رہے۔ بعدازاں صلیبیوں نے اس مضبوط چٹان سے ٹکرانے کی کوشش کی لیکن ان کا انجام بھی مشرکین مکہ کی طرح عبرت انگیز رہا۔ اسی دوران اگر کسی نے علمی طریقے سے مناظرات اور مناقشات کا سہارا لے کر اس سے پنجہ آزمائی کی تو اس بے چارے کو بھی وادی حسرت میں آشیاں بنانا پڑا۔ یہ تمام اعدائے اسلام ترغیب و تحریص جیسے مہلک ہتھکنڈے بھی آزماتے رہے لیکن مایوسی ان سے ایسے لپٹ چکی تھی کہ یہ سب کے سب ذلت و گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں گرتے چلے گئے جبکہ ادھر اسلام اپنی تمام تر رعنائیوں اور پرنور خوبیوں کو لئے پھلتا' پھولتا اور پھیلتا چلا گیا کیونکہ ۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا دبا دو گے

اس کے راستے کی تمام رکاوٹیں' بیگانوں کی سختیاں اور تکالیف اس کے تزک و احتشام اور عظمت و رفعت میں اضافے کا باعث بنتی گئیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مخالفین اسلام' اس "سیلاب نور" کے آگے بند باندھنے' اسے زک پہنچانے اور اس سورج کی روشنی کو ختم کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہے کہ پہلے تو کفار عرب اور یہود یثرب' مصر و شام اور روم و یونان کے نصاریٰ اور دیگر منافقین اس بات کا تجربہ کر چکے تھے اور بعدازاں ہندو' بدھ مت کے پیرو' آتش پرست اور سکھ بھی اس تجربہ کو اپنے اپنے وقت میں دہراتے رہے تھے لیکن بالآخر وہ یہ تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکے کہ یقیناً اسلام ایک

ایسی چٹان ہے کہ جسے پاش پاش کرنا تو کجا اس میں ہلکا سا چھید کرنا بھی جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ ان تلخ و ترش تجربات سے ان غیر مسلم قوتوں نے اخذ کیا کہ مسلمانوں سے میدان جنگ میں پنجہ آزمائی' اپنی ہی موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے کیونکہ اس سے مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھتے تھے اور وہ اپنے تمام اختلافات مٹا کر مئے خودی سے سرشار جذبہ جہاد لئے دشمنوں پر ایسے ٹوٹ پڑتے تھے کہ جس سے بے چارہ دشمن بالآخر بالکل مفلوج و مجبور اور بے ضرر ہو جاتا تھا۔ اس لئے انہوں نے طے کیا کہ مسلمانوں کو میدان جنگ میں علی الاعلان دعوت مبارزت دینے کی بجائے انہیں مخفی سازشوں اور پوشیدہ فریب کاری کی چالوں سے زیر کرنے کی کوشش کی جائے نیز منافقت کی ایسی حکمت عملی اپنائی جائے کہ جس کے سبب اسلام کے نام لیوا ہی اس کی عظمت کو سبوتاژ (Sabotage) کرنے لگیں اور اس طرح آخر کار اسلام کا وجود ہی ختم ہو جائے۔ اسی منصوبے کے تحت قادیانیت کا وجود عمل میں لایا گیا جو پہلے پہل ایک اسلامی فرقے کی حیثیت سے متعارف ہوئی۔ کچھ مدت بعد یہ بڑی چابکدستی سے اپنے زہریلے افکار و نظریات لوگوں میں پھیلانے لگی۔ لیکن ابھی بہت سے لوگ اس کی اصلیت سے ناواقف تھے لہٰذا وہ اس تحریک سے منسلک رہے۔ ادھر جب اس کے پجاریوں نے دیکھا کہ چند "احمق" اور "غرض مند" مکمل طور پر ان کے جال میں پھنس گئے ہیں تو وہ اچانک ہی اپنے بھیانک اور مکروہ خیالات سامنے لے آئے۔ اس پر وہ لوگ جو ناواقفیت کی بنا پر اس تحریک میں تھے اور جن میں ایمان و ہدایت کی کچھ رمق باقی تھی وہ اس کے عزائم کے پیش نظر اس اسلام دشمن تحریک سے علیحدہ ہو گئے لیکن پھر بھی بہت سے جاہل' اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ توڑ کر قادیانیت اور متنبی ہند مرزا غلام احمد دجال سے پیار کی پینگیں بڑھاتے رہے۔ انگریزوں کی شہ پر یہیں سے قادیانیوں نے ان تمام مراحل کو اپنی تبلیغ کی بنیاد بنا لیا کہ جو انہیں مرزا سے وارد ہوئے یعنی پہلے پہل تو مرزا کو مجدد کہا جائے' پھر مسیح موعود' پھر رسول اور آخر میں تمام انبیاء سے افضل کر دیا جائے تاکہ عام مسلمانوں کو آسانی سے دام فریب میں لایا جا سکے۔

اسی بنا پر یہ بات بے حد ضروری تھی کہ قادیانیوں کے اصل عقائد مسلمانوں کے سامنے رکھے جائیں تاکہ ان پر ان لوگوں کی حقیقت ظاہر ہو جائے۔ لہٰذا ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس باب میں قادیانیوں کے حقیقی عقائد ان ہی کی معتبر اور مستند کتب سے بیان کریں گے تاکہ ہمارے قارئین ان کے وجود سے پیدا شدہ خطرات اور ان کی عیاری و مکاری سے آگاہ ہو سکیں۔

بلا استثناء تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے' نہ اسے کسی نے جنم دیا ہے ور نہ ہی اس نے کسی کو جنم دیا ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر اور مشابہ ہے۔ اسی طرح یہ عقیدہ بھی مسلم ہے کہ محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے' رسالت ان پر ختم ہو گئی' وحی منقطع ہو گئی۔ ان کی کتاب' کتاب آخر' ان کی

امت' آخری امت اور ان کا دین' دین آخر ہے اور جو کوئی بھی آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کذاب اور دجال ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے کہ.....

ما کان محمدا با احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ○

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں (احزاب - ۴۰)

نیز فرمایا کہ..... **الیوا کلت لکم دینکم وا تممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الا سلام دینا۔**

آج میں (اللہ) نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین اسلام ہی کو پسند کیا ہے۔ (المائدہ - ۳)

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ..... میری اور تمام انبیاء کی مثال ایک محل جیسی ہے کہ اسے بڑا خوبصورت بنایا گیا ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی گئی ہو' دیکھنے والے اس محل کو دیکھیں اور اس کی زیب و آرائش کی تعریف کریں سوائے اس ایک جگہ کے کہ جہاں ایک اینٹ لگنا باقی ہے۔ پس میرے آنے سے اس جگہ کو پر کر دیا گیا ہے اور اب اس محل میں کوئی جگہ باقی نہیں ہے۔

میرے ساتھ یہ محل مکمل کر دیا گیا ہے اور رسولوں کی رسالت بھی مجھ پر ختم ہو گئی ہے اور میں بھی اس محل کی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم الانبیاء ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی آخری امت ہے' آپ کا فرمان ہے کہ.....

میں آخری نبیؐ ہوں اور تم آخری امت ہو۔ (ابن ماجہ۔ صحیح ابن خزیمہ۔ مستدرک حاکم)

ایک اور روایت ہے کہ..... میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی نئی امت نہیں ہے۔ (مسند احمد)

نیز یہ کہ..... **لا امتہ بعد امتی۔** میری امت کے بعد کوئی اور امت نہیں ہے۔ (طبرانی و بیہقی)

اس طرح امت محمد علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام کا عقیدہ ہے کہ جہاد قیامت تک باقی رہے گا اور یہ عبادات میں سے افضل ترین عبادت اور حسنات میں سے اعلیٰ ترین نیکی ہے نیز ان کا عقیدہ ہے کہ دنیا کا کوئی شہر اور بستی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد مکہ مکرمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن مدینہ منورہ کے ہم پلہ نہیں اور دنیا کی کوئی مسجد' مسجد حرام مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے ہم پایہ نہیں اور نہ ان سے قدر و منزلت میں بڑھ سکتی ہے۔ یہ تو ہیں مسلمانوں کے عقائد' لیکن قادیانیوں کے عقائد ان کے بالکل برعکس ہیں۔ آیئے فرداً فرداً سب کا جائزہ لیتے ہیں۔

ذات خداوندی اور قادیانی عقائد: قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ روزہ رکھتا اور نماز پڑھتا ہے سوتا اور جاگتا ہے' لکھتا اور دستخط کرتا ہے' یاد رکھتا اور بھول جاتا ہے' مجامعت کرتا اور جنم دیتا ہے' اس کا تجزیہ ممکن ہے' اسے تشبیہ دی جا سکتی ہے اور اس کی تجسیم جائز ہے۔ (العیاذ

باللہ)

چنانچہ قادیانی نبی مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی.....

قال لی اللہ انی اصلی و اصوم و اسھرا و انام۔ مجھے اللہ نے کہا کہ میں نماز پڑھتا ہوں اور روزے رکھتا ہوں، جاگتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ (البشریٰ ۔ ج ۲ ص ۹۷ مرتبہ منظور الٰہی قادیانی)

یہ تو ہے مرزائی عقیدہ اور قادیانی نبی کی وحی و الہام، مگر وہ کلام حق جسے الہ الحق نے نبی برحق پر بذریعہ رسول امین نازل کیا وہ یوں ہے.....

اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو حی و قیوم ہے نہ اونگھتا ہے اور نہ ہی سوتا ہے۔ (البقرہ۔ آیۃ الکرسی)

اور ناطق وحیؐ کا فرمان ہے کہ.....

ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام۔ اللہ تعالیٰ نہ تو سوتا ہے اور نہ ہی سو جانا اس کے لئے روا ہے (مسلم)

اسی طرح باری تعالیٰ اپنا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ.....

قد احاط بکل شئی علما۔ میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں اور مجھ سے کوئی شے مخفی نہیں۔ (التحریم ۔ ۱۲)

نیز یہ کہ..... **ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو علم الغیب والشھادۃ**

اللہ وہی ہے جس کے علاوہ کوئی خالق و مالک نہیں جو پوشیدہ اور ظاہر دونوں کا علم رکھتا ہے۔ (الحشر۔ ۲۲)

اور فرشتوں کی زبانی کہا.....

وما نتنزل الا بامر ربک لہ ما بین ایدینا وما خلفنا وما بین ذلک وما کان ربک نسیا۔

ہم تیرے رب کے علم کے بغیر آسمانوں سے نہیں اترتے اور جو کچھ ہمارے آگے پیچھے اور اس کے درمیان ہے اللہ ان سب کا مالک ہے اور تیرا رب بھولنے والا نہیں۔ (مریم ۔ ۶۴)

اور بزبان موسیٰ علیہ السلام فرمایا کہ..... **لا یضل ولا ینسی** میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ ہی بھولتا ہے۔ (طٰہٰ ۔ ۵۲)

لیکن قادیانی اس کے برعکس یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا غلطی بھی کرتا ہے اور صواب کو بھی پہنچتا ہے اور یہ بات واضح ہے کہ غلطی کا تعلق جہالت، لاعلمی اور بھول سے ہوتا ہے گویا نعوذ باللہ بقول ان کے اللہ تعالیٰ ایسی لغزشوں سے ورا نہیں ہے۔ چنانچہ قادیانی کے اپنے عربی الفاظ ہیں کہ.....

قال اللہ انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب انی با الرسول محیط

خدا نے کہا ہے کہ میں رسول کی بات قبول کرتا ہوں، غلطی بھی کرتا ہوں اور صحیح کام بھی سرانجام دیتا

ہوں اور میں رسول کا احاطہ کئے ہوئے ہوں۔ (البشریٰ ج ۲ ص ۷۹)

نیز گوہر افشاں ہے کہ۔[1]....

ایک دفعہ میں نے کشف کی حالت میں خدا تعالیٰ کے سامنے بہت سے کاغذات رکھے تاکہ وہ ان کی تصدیق کر دے اور ان پر اپنے دستخط کر دے۔ مطلب یہ تھا کہ یہ سب باتیں جن کے ہونے کے لئے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے سرخ سیاہی سے دستخط کر دیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا اور معاً" جھاڑنے سے اس سرخی کے قطرے میرے اور عبداللہ (ایک مرید) کے کپڑوں پر پڑے اور جب حالت کشف ختم ہوئی تو میں نے اپنے اور عبداللہ کے کپڑوں کو سرخی کے قطروں سے تر بہ تر دیکھا اور کوئی چیز ایسی ہمارے پاس موجود نہ تھی جس سے اس سرخی کے گرنے کا کوئی احتمال ہوتا اور یہ وہی سرخی تھی جو اللہ نے اپنے قلم سے جھاڑی تھی۔ اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے پاس موجود ہیں جن پر وہ بہت سی سیاہی پڑی تھی۔ (تریاق القلوب ص ۳۴ حقیقتہ الوحی ۔ ۲۵۵)

یہ قادیانی دجال ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ تیندوے (Octopus) سے تشبیہ دیتے ہوئے یوں رقمطراز ہے کہ۔

ہم تخیلی طور پر فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ اور پاؤں ہیں اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا طول و عرض رکھتا ہے۔ تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔ (توضیح الحرام ۔ ص ۷۵)

جبکہ رب ذوالجلال کا فرمان ہے کہ.....

لیس کمثلہ شئی وھو السمیع البصیر ۔ کوئی بھی اس جیسا نہیں ہے اور وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا (الشوریٰ ۔ ۱۱)

اور اس سے بھی بڑھ کر قادیانی 'کتاب اللہ' سنت رسول اللہ اور تمام اسلامی ادیان کے بالکل برعکس یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) مباشرت و مجامعت بھی کرتا ہے اور وہ اولاد بھی جنتا ہے' اور اس سے زیادہ مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ خدا نے ان کے نبی مرزائے غلام سے مباشرت و مجامعت کی اور پھر نتیجتاً" پیدا بھی وہی ہوا یعنی ۱۔ مرزا قایانی سے جماع کیا گیا' ۲۔ اور وہی حاملہ ٹھہرا ۳۔ اور پھر خود ہی اس حمل کے نتیجہ میں پیدا بھی ہوا۔ سبحان اللہ

آیئے ذرا قادیانیوں ہی کی زبانی سنتے ہیں کہ مرزا صاحب میں کیا کیا "خوبیاں" اور "صلاحیتیں" تھیں سو قاضی یار محمد قادیانی رقمطراز ہے کہ.....

حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح

طاری ہوئی کہ گویا عورت ہیں اور اللہ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔ (اسلامی قربانی۔ ص ۳۴)
مرزا صاحب خود فرماتے ہیں کہ.....
مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں پھونکی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے بعد کہ جو دس سے زیادہ نہ تھے مجھے بذریعہ الہام مریم سے عیسیٰ بنا دیا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ (کشتی نوح ۔ ص ۴۷)
نیز یہ کہ..... اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں میرا نام ہی وہ مریم رکھا جو عیسیٰ کے ساتھ حاملہ ہوئی اور میں ہی اس فرمان کے مصداق ہوں کہ.....
ومریم ابنتہ عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا۔ اور میرے علاوہ کسی اور نے اس بات کا دعویٰ بھی نہیں کیا۔ (ایسا احمقانہ دعویٰ کوئی کر بھی نہیں سکتا تھا) حاشیہ حقیقتہ الوحی ص ۳۳۷)

اسی بنا پر قادیانی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ غلام احمد خدا کے بیٹے بلکہ عین خدا ہی ہیں۔ چنانچہ متسی قادیان خود کہتا ہے کہ خدا نے مجھے کہا کہ..... **انت من ماء ناوھم من فشل۔** تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزدلی کی پیداوار ہیں۔ (انجام آتھم ص ۵۵)
نیز اللہ نے کہا کہ..... **اسمع یا ولدی** سن میرے بیٹے (البشریٰ ج ۱ ص ۴۹)
نیز..... **یا شمس یا قمر انت منی وانا منک۔** اے سورج اے میرے چاند! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (حقیقتہ الوحی ۔ ص ۷۳)
مزید یہ کہا کہ..... میں تیری حفاظت کروں گا خدا تیرے اندر اتر آیا' تو مجھ میں اور بقیہ تمام مخلوقات میں ایک رابطہ ہے۔ (کتاب البریہ ۔ ص ۷۵)
اور ایک جگہ تو یہ متسی یہاں تک کہہ بیٹھا ہے کہ.....
میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام ۔ ۵۶۴)
مزید یہ کہ..... **انت منی بمنزلتہ بروزی** تیرا ظاہر ہونا ایسے ہی ہے کہ جیسے میں خود (خدا) ظاہر ہو گیا۔ (وحی مقدس ص ۶۵۰)
نیز یہ کہ..... مجھ پر وحی نازل ہوئی کہ وہ خدا تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہے کہ جو حق اور ارتفاع روحانیت کا ایسا مظہر ہو گا کہ جیسے خود خدا آسمانوں سے اتر آیا ہو۔ (استغناء ۔ ص ۸۵)
درآنحالیکہ اللہ نے اپنے کلام میں صراحتاً" ان عقائد باطلہ کی تردید کر دی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ.....

قل ھو اللہ احد' اللہ الصمد' لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ (اخلاص)

نیز یہ کہ..... (لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم۔

بے شک جنہوں نے مسیح ابن مریم کو خدا کہا وہ لوگ کافر ہیں۔ (المائدہ - ۱۷۰)

اور فرمایا..... یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق۔ انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القھا الی مریم و روح منہ فامنوا باللہ ارسلہ ولا تقولوا ثلثتہ انتھوا خیرا لکم انما اللہ الہ واحد سبحنہ ان یکون لہ ولد لہ ما فی السموت وما فی الارض وکفی باللہ وکیلا - (نساء - ۱۷۱)

اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں مبالغہ سے کام نہ لو اور اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ مت کہا کرو اور مسیح بن مریم' اللہ کے رسول ہیں اور وہ اس (خدا) کا کلام اور وہ روح ہیں جس کو مریم میں پھونکا گیا تھا۔ لہٰذا اللہ اور اس کے رسولوں کو مان لو اور یہ نہ کہو کہ خدا تین (۳) ہیں۔ اس بات کو کہنے سے رک جاؤ کہ اس میں تمہاری بہتری ہے۔ یاد رکھو! خدا صرف ایک ہی ہے۔ صاحب اولاد ہونا اس کے شایان شان نہیں ہے۔ زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور اللہ بہت بڑا کارساز ہے۔

نیز فرمایا کہ..... قالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ ذلک قولھم بافواھھم یضاھئون قول الذین کفروا من قبل قاتلھم اللہ انی یوفکون (التوبہ-۳۰)

یہودیوں نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے (حالانکہ) یہ تو ان کے اپنے منہ کی باتیں ہیں (یعنی حقیقت سے دور ہیں) اور یہ تو فقط اپنے سے پہلے کافروں کی طرح کہے جا رہے ہیں۔ ان پر اللہ کی لعنت ہو یہ کہاں بھٹک رہے ہیں۔ (التوبہ-۳۰)

اس سے پہلے کہ ہم قادیانیوں کے دیگر عقائد زیر بحث لائیں' ہماری خواہش ہے کہ ہم آپ کو اس "خدا" کی خبردے ہی دیں کہ جو قادیانیوں کے نبی کا باپ ہے۔ لیجئے ذرا غور سے عبارت دیکھئے۔

مجھے بیشتر الہامات انگریزی زبان میں نازل ہوئے ہیں جب مجھ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ

I Love you, I am with you, I shall help you, I can what I will do.

تو مجھے لب و لہجے اور تلفظ سے ایسے لگا کہ جیسے کوئی انگریز میرے سر پر کھڑا ہے اور مجھ سے گفتگو کر رہا ہے۔ (براہین احمدیہ - ص ۴۸۰)

قادیانی اور عقیدہ ختم نبوت: ختم نبوت بھی وہ دوسرا بنیادی عقیدہ ہے کہ جو واضح طور پر قادیانیوں کو امت مسلمہ سے الگ امت قرار دیتا ہے کیونکہ قادیانی حضرات کے نزدیک نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہیں ہوئی ہے بلکہ آپؐ کے بعد بھی یہ جاری و ساری ہے۔ خلیفہ ثانی میاں محمود احمد بن غلام احمد رقمطراز ہے۔

ہمارا یہ بھی یقین ہے کہ اس امت کی اصلاح اور درستی کے لئے ہر ضرورت کے موقع پر اللہ

تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا رہے گا (الفضل ۔ ۱۴ مئی ۱۹۲۵ء)
اور یہ کہ..... کیا وہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے؟ ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے' ورنہ ایک نبی تو کیا میں کہتا ہوں ایک ہزار نبی ہوں گے۔ (الفضل ۱۴ مئی ۱۹۲۵ء)
اور ایک دفعہ جب مزید انبیاء کی آمد کے متعلق سوال کیا گیا تو اس نے کہا کہ.....
ہاں! قیامت تک رسول آتے رہیں گے' اگر یہ خیال ہے کہ دنیا میں خرابی پیدا ہوتی رہے گی تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ رسول بھی آتے رہیں گے۔ (انوار خلافت ص ۶۲۔ الفضل ۲۷ فروری ۱۹۲۷ء)

حالانکہ اس کج فہم کو اتنا بھی علم نہیں ہو سکا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہر بیماری و خرابی کی نہ صرف نشاندہی فرما چکے ہیں بلکہ آپؐ نے ان کا علاج بھی تجویز فرما دیا ہے لہٰذا اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ آئے اور تشخیص و تجویز کرے۔ آپؐ کا یہ فرمان بھی یہی معانی لئے ہوئے ہے.....

کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلک نبی خلفه نبی اخر وانه لا نبی بعدی وسیکون الخلفاء فیکثرون کہ بنی اسرائیل کی نگہداشت انبیاء کی ذمہ داری تھی۔ جب بھی ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے البتہ میرے نائبین کثرت سے ہوں گے (بخاری۔ مسلم)

یعنی اب دین اسلام کی تبلیغ و نشرو اشاعت اور امت کی اصلاح کی عظیم ذمہ داری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائبین پر عائد ہوتی ہے اور آپؐ کے حقیقی نائبین' علماء کرام ہیں کیونکہ آپؐ کا فرمان ہے کہ.....

ان العلماء ورثة الانبیاء علماء' انبیاء کے وارث ہیں۔ (بخاری۔ ترمذی)

کلام پاک میں رب کائنات نے بھی اسی بات کی طرف یوں اشارہ کیا ہے کہ.....

فلو لا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون۔ ہر جماعت سے (لوگوں کا) ایک حصہ ایسا ضرور ہونا چاہئے کہ جو دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرے اور جب وہ اپنی قوم کی طرف جائے تو اسے بھی اس بات کی خبر دے کہ وہ (شاید) بچتے رہیں۔

لہٰذا قادیانیوں کا یہ نظریہ کہ جب تک فساد اور شر باقی ہے نبی بھی آتے رہیں گے۔ (توبہ۔ آیت ۱۲۲)

فقط اپنے جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کو فروغ دینے کا ایک بہانہ ہے وگرنہ وہ کونسا فساد ہے کہ جو غلام

احمد کے آنے سے برپا نہیں ہوا۔ یہ شخص فساد کو کیسے ختم کر سکتا ہے کہ یہ تو خود سرچشمہ فساد اور منبع شر ہے۔ اس کا حال تو اس یونانی دیوتا کا سا ہے کہ جس نے ایک سیب پر یہ الفاظ لکھ کر کہ "حسین ترین دیوی کے لئے" اسے یونانی دیویوں میں اچھال دیا تھا اور جس سے ان میں زبردست جھگڑا پیدا ہو گیا تھا۔ یقیناً یہ کذاب بھی مسلمانوں میں اسی "جھگڑالو اور بد فطرت سیب" کی حیثیت رکھتا ہے کہ جس نے خرابی دور کرنے کی بجائے برائی کی نئی نئی راہیں کھولی ہیں۔

مندرجہ بالا نظریہ یہ نہیں کہ قادیانیوں کا اپنا خود ساختہ ہے بلکہ اس میں خود غلام احمد کے قلم کی کرشمہ سازی بھی شامل ہے کہ..... انبیاء کا آتے رہنا اور ان کی آمد کا سلسلہ بند نہ ہونا' یقیناً انعام خداوندی ہے اور یہ اللہ کا قانون بھی ہے جسے کوئی نہیں توڑ سکتا۔ (خطبہ غلام احمد سیالکوٹ ص ۲۲)

قادیانیوں کے اس نظریئے کی بنیاد بھی یہی ہے کہ مرزا غلام احمد اس نبوت کا (خواہ یہ جھوٹی ہی سہی) پہلا دعویدار ہے لہذا مرزائی بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نہ صرف یہ کہ اللہ کا نبی ہے بلکہ وہ دیگر تمام انبیاء سے بھی اعلیٰ و افضل ہے۔ چنانچہ مرزا غلام' احمد خود اپنے اوصاف لکھتے ہوئے کہتا ہے کہ.....

میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود بھی پکارا ہے اور اسی نے میری صداقت کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے کہ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ (تتمہ حقیقتہ الوحی ص ۲۸)

نیز.....

سچا خدا وہی ہے کہ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا اور جب تک طاعون دنیا میں رہے گا خواہ ستر سال تک رہے' اللہ قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ ا۔

کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ (دافع ابلاء ص ۱۰ - ۱۱)

ا۔ خدا کی قدرت کہ ستر سال تو کہیں رہے خود متنبی قادیان کی زندگی ہی میں قادیان طاعون کی لپیٹ میں آگیا اور کرشمہ قدرت کہ ملک کے دوسرے علاقے اس وبا سے محفوظ رہے۔ یوں رب ذوالجلال والاکرام نے قادیان کی خانہ ساز نبوت کے بخیے ادھیڑ دیئے چنانچہ اپنے داماد کے نام خط میں مرزا غلام احمد خود اقرار کرتا ہے کہ.....

اس جگہ طاعون تیزی پر ہے' انسان یکدم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے اور پھر چند گھنٹوں میں مرجاتا ہے۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۲۔ بنام نواب محمد علی)

مزے کی بات یہ ہے کہ طاعون فقط قادیان تک ہی محدود نہ تھا بلکہ مرزا غلام احمد کا اپنا گھر بھی اس کی

آماجگاہ بنا ہوا تھا لہٰذا اسی محمد علی کے نام لکھتے ہوئے کہتا ہے کہ.....

بڑی غوثان کو بھی طاعون ہو گیا تھا سو اسے بھی ہم نے اپنے گھر سے نکال دیا ہے۔ اور ماسٹر محمد دین کو تپ ہو گیا اور گلٹی بھی نکل آئی اس کو بھی باہر نکال دیا۔ آج ہمارے گھر دہلی سے ایک مہمان عورت کو بھی بخار ہو گیا ہے۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۵)

بہرحال مرزا کی ان "پیشین گوئیوں" کے لئے تو ہم انشاء اللہ ایک الگ باب رقم کریں گے فی الحال تو عقیدہ نبوت کے لئے مرزا غلام احمد کے پیچ و تاب کو دیکھتے ہیں۔ وہ مزید کہتا ہے کہ.....

خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں (یعنی غلام احمد) اسی کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی نبوت ثابت ہو جائے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ شیطان نما انسان ہیں وہ نہیں مانتے۔ (چشمہ معرفت ص ۳۱۷)

واہ یہ بھی خوب رہی کہ جو شخص خود شیطان ہے وہ دوسروں کو شیطان کہتا ہے اور اس شیطان کے لئے مرزائی اخبار الفضل اپنی شیطنت یوں ظاہر کرتا ہے کہ.....

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نبوت کے اعتبار سے ان ہی معنوں میں نبی اور رسول تھے کہ جن معنوں میں آیات سے دیگر انبیاء و مرسلین مراد لئے جاتے ہیں۔ (الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۱۴ء)

اس اخبار میں مسلمانوں کے نام ایک "نوائے ہدایت" بھی شائع ہوئی کہ.....

اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف سے راغب کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود اسلام کی طرف آجاؤ جو مسیح موعود میں ہو کر ملتا ہے۔ اسی کے طفیل آج بر و تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں' اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ (غلام احمد) وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو سال پہلے رحمتہ اللعالمین بن کر آیا تھا۔ (نعوذ باللہ من ذلک) (الفضل ۲۶ ستمبر ۱۹۱۷ء)

نیز غلام احمد کا اپنا فرزند مرزا بشیر احمد خود لکھتا ہے کہ.....

یہ بات ثابت شدہ ہے کہ مسیح موعود اللہ کا ایک رسول اور نبی تھا جس کو نبی کریمؐ نے نبی اللہ کے نام سے پکارا تھا اور وہی نبی تھا جسے خود اللہ اپنی وحی میں "یا ایھا النبی" کے الفاظ سے مخاطب کرتا رہا۔

(کلمتہ الفضل مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ص ۱۱۴ ج ۱۴)

اور ہم ایک مستقل باب میں یہ بات مرزائی تحریرات سے ثابت کر چکے ہیں کہ قادیانی حضرات مرزا غلام احمد کو تمام انبیاء بشمول سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نعوذ باللہ اعلیٰ و افضل سمجھتے ہیں۔ یاد دہانی کے لئے ہم صرف دو حوالوں پر اکتفا کرتے ہوئے اپنا مضمون سمیٹتے ہیں اور اگلے عقیدے کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں۔

و آتانی مالم یوت احد من العلمین۔ مجھے ہر وہ چیز دی گئی ہے کہ جو دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی۔ (ضمیمہ حقیقتہ الوحی ص ۸۷)

اور یہ کہ......

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفان نہ کمترم کسے

آنچہ داد است ہر نبی راجام — داد آں جام را مرا بہ تمام

کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین — ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں (در ثمین ص ۲۸۷)

یعنی یہ کہ..... اگرچہ بہت سے جلیل القدر انبیاء آئے ہیں لیکن قدر و منزلت اور افضلیت میں میں کسی سے کم تر نہیں ہوں اور وہ (خدا) جس نے ہر نبی کو جام دیا ہے' اس نے مجھے سب سے افضل اور اکمل جام سے نوازا ہے اور جو اسے جھوٹ سمجھتا اور اس پر یقین نہیں رکھتا ہے وہ لعین ہے۔ (معاذ اللہ من ذلک)

مرزا کی اس خباثت پر ہم صرف اتنا کہیں گے کہ کاش.....

اگر ہوتا یہ مجذوب فرنگی اس زمانے میں
تو ہم اس کو یہ بتلاتے مقام مصطفیٰ کیا ہے